فون نمبر ۹۴ ۔ تار کا پتہ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

REGD. No. L. 5254

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

الفضل

روزنامہ — ربوہ

یوم پنجشنبہ

فی پرچہ دس پیسے

۶ شعبان ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان
سالانہ ۴۵ "

جلد ۵۲/۱۷ | ۳ صلح ۱۳۴۲ھش ۳ جنوری ۱۹۶۳ء | نمبر ۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲ جنوری بوقت ۸½ بجے صبح

کل حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کو کچھ وقت کے لئے بے چینی کی تکلیف ہو گئی ۔ ویسے طبیعت نسبتاً بہتر رہی ۔ اِس وقت طبیعت اچھی ہے ۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کو ظاہر و باطن میں اسلام کا نمونہ اختیار کرنا چاہیئے

جو شخص ایک قوم کے لباس کو پسند کرتا ہے وہ اُس قوم کے اوضاع و اطوار کو بھی پسند کرنے لگتا ہے

"انسان کو جیسے باطن میں اسلام دکھانا چاہیئے ۔ ویسے ہی ظاہر میں بھی دکھلانا چاہیئے ۔ ان لوگوں کی طرح نہ ہونا چاہیئے ۔ جنہوں نے آج کل علی گڑھ میں تعلیم پا کر کوٹ پتلون وغیرہ سب کچھ ہی انگریزی لباس اختیار کر لیا ہے ۔ حتیٰ کہ وہ پسند کرتے ہیں کہ ان کی عورتیں بھی انگریزی عورتوں کی طرح ہوں اور ویسے ہی لباس وغیرہ وہ پہنیں ۔ جو شخص ایک قوم کے لباس کو پسند کرتا ہے ۔ تو پھر وہ آہستہ آہستہ اُس قوم کو اور پھر ان کے دوسرے اوضاع و اطوار حتیٰ کہ مذہب کو بھی پسند کرنے لگتا ہے ۔ اسلام نے سادگی کو پسند کیا ہے اور تکلفات سے نفرت کی ہے ۔"

(ملفوظات جلد چہارم صد ۳۸۷)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲ جنوری ۔ جیسا کہ احباب کو علم ہے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت ناساز چلی آ رہی ہے ۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے ۔ آمین

ربوہ ۲ جنوری ۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کو گذشتہ دنوں سوزش بول کی پھر تکلیف ہو گئی تھی ۔ اب پہلے کی نسبت تو افاقہ ہے ۔ لیکن ابھی پورے طور پر آرام نہیں آیا ۔ کمزوری بھی بہت ہے ۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں ۔

جلسۂ سالانہ کے مبارک موقعہ پر

دفتر وقف جدید کی عمارت کا سنگ بنیاد رکھ دیا گیا

سنگ بنیاد کی تقریب میں صحابہ حضرت مسیح موعودؑ امراء اضلاع اور دیگر احباب کی شرکت

ربوہ ۔۔۔ جماعت احمدیہ کے ۷۱ ویں جلسہ سالانہ کے مبارک موقعہ پر مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۶۲ء کو اڑھائی بجے بعد دوپہر انجمن احمدیہ وقف جدید کے مرکزی دفتر کی عمارت کا سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب عمل میں آئی ۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعدد صحابہ کرام مجلس وقف جدید کے اراکین جلسہ پر تشریف لائے ہوئے امراء صاحبان اضلاع اور دیگر کثیر التعداد احباب نے شرکت فرمائی ۔

بنیادی اینٹیں رکھنے کی تقریب اللہ تعالےٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ عمل میں آئی ۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم مولوی نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ سیالکوٹ نے کی ۔ اس کے بعد سب سے پہلے مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد و رکن مجلس وقف جدید نے مسجد مبارک قادیان کی ایک اینٹ بنیاد میں رکھی ۔ بعد ازاں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے محترم حاجی محمد فاضل صاحب ربوہ ، محترم حکیم انوار حسین صاحب شاہ نوال ، محترم منشی عبد الحق صاحب خوشنویس ربوہ ، محترم چوہدری فتح دین صاحب ، محترم مولوی محمد عثمان صاحب ڈیرہ غازیخان اور محترم صوفی محمد رفیع صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ خیرپور ڈویژن نے بنیاد میں اینٹیں رکھیں

(باقی صفحہ ۸ پر)

وقف جدید کے سال ششم کیلئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا گراں قدر وعدہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے امسال اپنا وعدہ بقدر بارہ صد روپے بھجوایا ہے ۔ جو کہ سال پنجم کے وعدہ سے دو صد روپے کے اضافہ کے ساتھ ہے ۔

علاوہ ازیں حضور نے تعمیر دفتر وقف جدید کے لئے ایک ہزار روپے کے عطیہ کا وعدہ فرمایا ہے ۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید)

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی اے ۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۳ر جنوری ۶۳ء

دنیا کی نجات احمدیت کے ساتھ وابستہ ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا گذشتہ جلسہ سالانہ میں افتتاحی پیغام ان دوستوں تک بھی الفضل کے ذریعہ پہنچ چکا ہے جو کسی وجہ سے جلسہ میں شمولیت سے محروم رہے ہیں۔ یہ پیغام کیا ہے۔ یہ دراصل جماعت احمدیہ کا منشور ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چند الفاظ میں اس مقصد اور غرض کو نہایت جچے تلے الفاظ میں پیش کر دیا ہے جس کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے اور جس کے حصول کیلئے آپ نے اپنی تمام زندگی وقف کئے رکھی اور جس کے لئے آپ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے جماعت احمدیہ کو کھڑا کیا۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

"مجھے افسوس ہے کہ میں بیماری کی وجہ سے جلسہ میں شامل نہیں ہو سکا لیکن میرا یہ پیغام ہے جو آپ لوگ یاد رکھیں کہ دنیا کی نجات اس وقت آپ لوگوں سے وابستہ ہے اس لئے اشاعتِ اسلام اور اشاعتِ احمدیت کی ہمیشہ کوشش کرتے رہیں اور اپنے نمونہ سے لوگوں کے دلوں کو احمدیت کی طرف مائل کریں۔"

(الفضل یکم جنوری ۶۳ء صفحہ اول)

ان مختصر الفاظ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کے قیام کا مقصد بیان فرمایا ہے اور وہ ہے اشاعتِ اسلام اور چونکہ آج اشاعتِ اسلام حقیقی اسلام یعنی احمدیت کے ساتھ وابستہ ہے اس لئے جس طرح قرآن و سنت کی روشنی اور اللہ تعالیٰ کی رہنمائی میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تصور اسلام کو اجاگر کیا ہے۔ اور موجودہ زمانے کے حالات ضروریات اور ذہنیت انسانی کے مطابق اسلامی تعلیمات اور اسلامی اصولوں کی توجیہات کی ہیں ان کی دنیا میں اشاعت ہی سے آج اسلام پھیل سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں صاف صاف لفظوں میں فرمایا ہے کہ ہم نے ہی اسلام کو نازل کیا ہے اس لئے ہم ہی قیامت تک اسکی حفاظت کرتے رہیں گے۔ بات یہ ہے کہ اسلامی تعلیمات تو قیامت تک یکساں رہیں گی مگر امتداد زمانہ کے ساتھ فطری قاعدہ کے مطابق انسان مختلف موثرات کے زیر اثر ان تعلیمات سے ہٹ جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بار بار اپنی سنت کے مطابق ایسے انسان اپنی طرف سے مبعوث کرتا ہے جو اپنے اپنے زمانے کے مطابق تجدید و احیائے دین اللہ تعالیٰ کی رہنمائی کے مطابق کرتے ہیں

ایسے بہت سے موثرات ہیں جو انسانوں کو صراط مستقیم سے گمراہ کر دیتے ہیں۔ غیر اقوام کے میل جول سے اکثر نئی اور بدعتی باتیں اختیار کر لی جاتی ہیں۔ انسان تساہل اور تعیش کے زیر اثر اسلامی تعلیمات کو پس پشت ڈال دیتا ہے اور لوگ بجائے قرآن کریم کے مطابق عمل کرنے کے قرآن کریم کے معنی بدل دیتے ہیں۔ دور انحطاط میں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بعض لوگ مسلمانوں کی نکبت نہیں دیکھ سکتے۔ اور بعض ان میں اس حد تک تو صحیح نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ مسلمانوں کی یہ نکبت اسلام کو ترک کرنے کی وجہ سے ہے لیکن وہ زمانے کے چلن سے متاثر ہو کر حقیقی اسلام سے انحراف کر کے اپنا نیا اسلام ایجاد کر لیتے ہیں۔ کوئی اسلام کو سیاست خیال کرنے لگتا ہے اسلئے کہ وہ دیکھتا ہے کہ دنیا میں سیاست کا دخل عمل بڑھتا جا رہا ہے۔ کوئی اقتصادی حالات کے پیش نظر اسلام کو بھی سوشلزم کا جامہ پہنا دیتا ہے۔ اور اسلامی مقدس الفاظ میں وقتی نظریات کو اسلام میں داخل کرنا چاہتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ انسان پر مادی تاثرات بہت جلد قابو پا لیتے ہیں۔ اور چھوٹے بڑے عاقل و غافل سب مادیات کے پنجہ میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ اور اسلام کی توجیہات مختلف مادی نظریات کی روشنی میں کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ بظاہر تو وہ احیائے اسلام کا ہی نعرہ لگاتے ہیں مگر دانستہ یا نادانستہ طور پر وہ اسلام کی نعوذ باللہ دھجیاں اڑا رہے ہوتے ہیں۔

اکثر ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو نادانستہ طور پر ایسے لوگوں کے چنگل میں گرفتار ہو جاتے ہیں اور اسلامی قانون یا اسلامی نظام کے دلآویز الفاظ سے دھوکا کھا کر حقیقی اسلام سے کوسوں دور ہو جاتے ہیں۔ اور یہ لوگ اسلام کی روح سے تو عاری ہوتے ہیں البتہ قشر کے ساتھ چمٹ جاتے ہیں۔ اور اسکے چکر میں پھنسا کر انسان کو صراط مستقیم سے بھٹکا دیتے ہیں۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آجکل مسلمانوں کی یہی حالت ہو چکی ہے۔

جب کبھی دنیا کی یہ حالت ہو جاتی ہے اور اسلام کی حقیقی تعلیمات لوگوں کی جاہلانہ دانشوریوں کے اندھیروں میں چھپ جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ ایک ایسا انسان مبعوث کرتا ہے جو ان اندھیروں کو دور کر کے آفتاب اسلام کی روشنی دلوں پر ڈالتا ہے۔ وہی مجدد ہوتا ہے۔ جیسا کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حدیث مجددین میں نہایت صاف صاف الفاظ میں پیشگوئی فرمائی ہے کہ دین کی تجدید کے لئے اللہ تعالیٰ مجددین مبعوث کرتا رہے گا۔

یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ دنیا کی نجات آج احمدیت کے ساتھ وابستہ ہے۔ آپ اس کی وضاحت کرتے ہوئے اپنے پیغام میں فرماتے ہیں:-

"جس طرح ہر مغز اپنے ساتھ ایک قشر رکھتا ہے اسی طرح اشاعتِ اسلام کا کام بھی جہاں ظاہری جدوجہد سے تعلق رکھتا ہے جو اس کا ایک جسم ہے وہاں اس کا مغز اور اسکی روح وہ اخلاص اور تبتل الی اللہ ہے جو ایک سچے مومن کے اندر پایا جاتا ہے اور جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی تائید آسمان سے نازل ہوتی ہے جس طرح قربانیوں کا گوشت اور خون خدا تعالےٰ کو نہیں پہنچتا بلکہ دل کا اخلاص اور تقوےٰ خدا تعالیٰ تک پہنچتا ہے۔ اسی طرح صرف ظاہری جدوجہد خدا تعالیٰ کے حضور مقبول نہیں ہوتی بلکہ وہ جدوجہد مقبول ہوتی ہے جس میں تقویٰ اور اخلاص اور روحانیت کی چاشنی بھی موجود ہو اور جس شخص کے اندر سچا اخلاص اور تقوےٰ پایا جائے اس کے جوارح پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے اور وہ دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جاتا ہے۔ جب لوگ اسے دیکھتے ہیں تو وہ یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ بظاہر دیکھنے میں تو یہ شخص بھی ہماری طرح ہی ہے لیکن اسکے اخلاق ہم سے اعلیٰ ہیں۔ اسکی عادات ہم سے بہتر ہیں۔ اسکے اندر نماز اور روزہ اور دعاؤں اور صدقات کا زیادہ شغف پایا جاتا ہے اور یہ ہر قسم کے رذائل سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ اگر یہ شخص اپنے اندر ایک نیک اور پاک تغیر پیدا کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے تو ہم کیوں کامیاب نہیں ہو سکتے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے وہ بھی احمدیت کو قبول کر لیتے ہیں کیونکہ فطری طور پر ہر انسان پاکیزگی کا خواہشمند ہے صرف بیرونی علائق اور روکیں ہی ہیں جو اسے خدا تعالےٰ سے دور رکھتی ہیں۔ لیکن جب کوئی نیک نمونہ اسکے سامنے آتا ہے تو اس کی خوابیدہ فطرت بیدار ہو جاتی ہے اور وہ بھی دنیوی علائق کو توڑ کر اللہ تعالیٰ کے آستانہ کی طرف جھک جاتا اور اس سے سچا تعلق پیدا کر لیتا ہے۔ پس احمدیت پھیلانے کے لئے اپنا نیک نمونہ لوگوں کے سامنے پیش کرو اور ان کی ہدایت سے کبھی مایوس نہ ہو تمام دل اللہ تعالےٰ کے قبضہ قدرت میں ہیں اور وہ جب چاہے تغیر پیدا کر دیتا ہے۔"

(ایضاً صفحہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ان الفاظ میں جماعتِ احمدیہ کے امتیازی نشان کو واضح فرمایا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ آج صرف جماعت احمدیہ ہی ایک ایسی جماعت تمام دنیا میں موجود ہے جو آج بھی یہ ایمان رکھتی ہے کہ اللہ تعالےٰ جس نے گذشتہ میں اپنا پاک کلام اور مقدس تعلیم اپنے رسولوں کے ذریعہ دنیا کو دی وہ آج بھی زندہ خدا ہے اور وہ آج بھی ایسے عباد مبعوث کرتا ہے جن سے وہ کلام کرتا ہے اور جن کے ذریعہ وہ تجدید و احیائے دین کا کام سرانجام دیتا ہے۔ آج سوا جماعتِ احمدیہ کے تمام دنیا اسکی منکر ہے۔ اس لئے جماعتِ احمدیہ ہی آج وہ جماعت ہے جو اس حقیقت کو منوانے کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ یہی وہ بات ہے جس کا نمونہ احمدیوں کو دنیا کے سامنے پیش کرنا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے اس دلآویز پیغام میں اس حقیقت کو بھی واضح کیا ہے کہ جو لوگ صراطِ مستقیم کی طرف دعوت دینے کے لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے کھڑے ہوتے ہیں اہل دنیا ان کے لئے بڑی بڑی مشکلات پیدا کر دیتے ہیں اور اہلِ ایمان کو بڑے بڑے ابتلاؤں کے سمندر سے گذرنا پڑتا ہے۔ آپ نے تاریخ عہد نبوی سے اسکی مثالیں بھی دی ہیں۔ آخر میں آپ جماعت سے خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"پس مشکلات کو دیکھ کر گھبراؤ نہیں اللہ تعالیٰ نے احمدیت کی فتح مقدر کر رکھی ہے اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے ایک وقت آئے گا کہ خدا اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادۃ برکت ڈالیگا اور ہر ایک کو جو اسکے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آ جائیگی۔ بے شک لوگ ہمیں پیغام حق پہنچانے کی وجہ سے تنگ کر سکتے ہیں ہمیں گالیاں

(باقی صفحہ پر)

نوجوانوں کی تربیت

تقریر محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء

(۲)

سو ہم اس قادر کی قدرتوں کو کس کس طرف دیکھیں۔ جس طرف بھی نگاہ کریں۔ ان کی کوئی حد بست نظر نہیں آتی۔ اور نگاہ تھک کر واپس آتی ہے۔ انسان جتنا اس کارخانہ عالم پر غور کرتا ہے۔ اس کی وسعتیں نکلتی ہی چلی آتی ہیں۔

والسماء بنینٰھا باید
وانا لموسعون۔

یعنی ہم نے آسمانوں کو قدرت اور طاقت سے بنایا اور ہم خوب وسعت دینے والے ہیں (پارہ ۲۷ سورۃ الذاریات آیت ۴۸) والا نظارہ ہر طرف نظر آتا ہے۔ خود انسان کے وجود کے اندر بھی اسی قدرت کا اظہار ہے گویا ایک دنیا باہر ہے اور ایک انسان کے اندر۔ بلکہ کئی لحاظ سے یہ باہر کی دنیا سے بھی زیادہ عجیب ہے ساری کائنات میں وہ چیزیں نہیں جو انسان کے اندر رکھی گئی ہیں۔ کیا انسانی دل یا انسانی دماغ کی کوئی مثال نظر آتی ہے۔ دل کے اندر جذبات کے تلاطم اور دماغ کے اندر فہم و ذکا کی باریکیاں سب اس قادر کی قدرتوں کے کرشمے ہیں۔ سبحان اللہ کیسی قدرتوں کی مالک وہ ذات ہے جس کی راہ نمائی قرآن کرتا ہے۔ تا اس کے ساتھ لگ کر ہماری پستیاں دور ہوں اور ہماری امیدیں بر آئیں جس نے اس قادر کے ساتھ اپنے تعلق کو جوڑ لیا۔ اس کے لئے کوئی غم کیسے رہ سکتا ہے؟

اللہ تعالیٰ کی بعض دیگر صفات

اسی طرح قرآن کریم اس کے حی و قیوم ہونے کو بیان کرتا ہے وہ زندہ ہے۔ اور دوسروں کو زندگی بخشتا ہے۔ وہ قائم بالذات ہے اور دوسروں کو جب تک چاہتا ہے قیام بخشتا ہے۔ تمام زندگی کا سرچشمہ اور مخلوقات کا سہارا وہی ہے۔ اس کے بغیر کوئی ایک دم کے لئے بھی زندہ یا قائم نہیں رہ سکتا۔

وہ رحمٰن اور رحیم بھی ہے۔ اس نے ہمارے پیدا ہونے سے بھی پہلے ہماری ضرورتوں کا فکر کیا۔ اور ان کے پورا کرنے کے لئے سب سامان کئے۔ جب ہم ان سامانوں اور ان نعمتوں کی بدولت کوشش اور محنت کرنے کے قابل ہو گئے۔ تو اس نے ہماری کوششوں اور محنتوں کو نوازا۔ تا ہماری کمریں ٹوٹ نہ جائیں اور ہم تھک کر نہ بیٹھ جائیں۔ جب ہم مشکلات میں پھنس جاتے ہیں اور اس کی طرف جھک کر گریہ وزاری کرتے ہیں۔ تو اس کا رحم جوش میں آتا ہے۔ اور ہماری تمام مشکلات کو دور کر دیتا ہے۔ اور ہمیں اپنے قرب کی لذت بخشتا ہے۔

وہ غفور اور ستار بھی ہے۔ ہزاروں گناہوں اور ظلموں کے بعد جب ہم اس کے حضور میں گر پڑتے ہیں۔ اور اس سے معافی چاہتے ہیں تو اس کی غفوریت اور ستاری حرکت میں آ کر ان سب گناہوں کو کاٹ ڈالتی ہے۔ اور ہمیں ایسا بنا دیتی ہے کہ گویا ہم سے کوئی گناہ سرزد ہی نہیں ہوا اور ایسا بار بار ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے رحم اور کرم سے ہمیشہ کے لئے گناہوں سے نجات دیتا ہے۔ اور کامل پاکیزگی عطا فرماتا ہے۔

وہ مالک یوم الدین بھی ہے۔ اس نے ایک دن ہمارے اعمال کی پڑتال کا بھی رکھا ہے یہاں اس نے ہمیں بے حد و بے حساب نعمتیں دیں۔ اس دن ان نعمتوں کا حساب دینا ہوگا۔ وہ بہت ڈر اور خوف کا دن ہوگا۔ ہمارا کوئی کام اس علیم و خبیر سے مخفی نہیں۔ ہماری ایک ایک حرکت محفوظ ہو رہی ہے۔ ہماری ایک ایک بات کا ریکارڈ تیار ہو رہا ہے۔ اس روز یہ سب ہمارے سامنے آ جائے گا کوئی چھوٹے سے چھوٹا فعل بھی چھوڑا نہ جائیگا جن سے غفلتیں اور کوتاہیاں ہوئیں۔ ان کے لئے وہ حسرت کا دن ہوگا۔

اس کی مالکیت جسم پر لرزہ طاری کر دیتی ہے۔ نہ معلوم ہماری نیکیاں ہی نکلیں اور ہم پکڑے جائیں یا جن اعمال کو ہم نے بڑا سمجھا تھا وہ تقوے کی روح سے خالی نکلیں اور رد کر دیئے جائیں۔ اللہ تعالیٰ کا رحم ہی اس وقت انسان کو بچا سکے گا۔ رب اغفر وارحم وانت خیر الراحمین

اس کی مالکیت کا یہ بھی تقاضا ہے کہ اس کی محبت اور وفاداری میں گزاری ہوئی زندگی اگرچہ چند روزہ ہی ہوگی۔ وہ اس کا بدلہ جنت کی شکل میں دے گا۔ جو ہمیشہ ہمیش رہے گی اور کبھی ختم نہ ہوگی۔ جنت میں اس کا لقاء بھی نصیب ہوگا۔ محبت اور وفاداری اس کی نگاہ میں بہت قدر رکھتی ہے۔

وہ اور بھی بے شمار صفات کا مالک ہے جن میں سے یہ بھی ہیں کہ وہ رؤوف ہے ودود ہے۔ قہار ہے۔ جبار ہے۔ سمیع ہے۔ بصیر ہے۔ علیم ہے۔ خبیر ہے الٰہ ہے۔ عالم الغیب ہے۔ عالم الشہادۃ ہے۔ ملک ہے۔ قدوس ہے۔ سلام ہے۔ مؤمن ہے۔ مہیمن ہے۔ عزیز ہے۔ متکبر ہے۔ باری ہے۔ مصور ہے حمید ہے مجید ہے۔ لیکن ان صفات کے بیان کی گنجائش نہیں۔ اس لئے اس حصہ کو اسی پر ختم کرتا ہوں۔

رسولوں پر ایمان لانے کا حکم

اللہ تعالیٰ کے بعد قرآن کریم ہمیں رسولوں پر ایمان لانے کا حکم فرماتا ہے۔ رسول یا نبی وہ فطرت صافیہ اور استعداد کاملہ رکھنے والے وجود ہیں۔ جن پر خدا تعالیٰ براہ راست ظاہر ہوتا ہے۔ وہ انسانوں میں سے ان کو چن لیتا ہے۔ اور ان کے ذریعہ ایسے نشان ظاہر کرتا ہے۔ جو اس کے عاجز بندوں کی اس کی طرف راہ نمائی کریں۔ وہ ان کے ساتھ کلام کرتا ہے اور انہیں اپنی رضامندی کی راہیں بتاتا ہے۔ وہ ان کے دل پر نازل ہوتا ہے۔ اور ان سے وہ کام کرواتا ہے۔ جو انسانی طاقتوں سے بالا ہوتے ہیں۔ تب انسانوں کو پتہ چلتا ہے کہ خدا ہے۔ خدا اپنے نور کا پرتو ان پر ڈالتا ہے۔ اور ان کو مجسم نور کر دیتا ہے۔ تا وہ دنیا کی تاریکی کو دور کریں۔ وہ ان کو اپنے حسن میں سے حصہ دیتا ہے۔ تا سعید دل ان کی طرف کھنچے جائیں۔ اور ان کی اطاعت و فرمانبرداری میں ترقیات پائیں۔ وہ ان کے دلوں کو انسانوں کی ہمدردی سے پر کر دیتا ہے۔ تا وہ ان کے لئے تکلیفیں اٹھا کر ان کو تکلیفوں سے نجات دیں۔ ان کے پاس آ کر انسانی قلوب آرام پاتے ہیں۔ اور اپنے خدا کو پہچاننے لگتے ہیں وہ کمزوروں کو اٹھانے اور سرکشوں کو گرانے کا موجب بنتے ہیں۔ غرضیکہ خدا اپنی خدائی کا ثبوت ان کے ذریعہ دیتا ہے۔ اگر وہ نہ آتے تو اس وراء الوراء اور ہزاروں پردوں میں چھپے ہوئے خدا کے چہرہ کو کون دیکھ سکتا۔ اور اس کی رضامندی کی راہوں کا پتہ کون لگا سکتا۔

خدا کے رسول ہر زمانہ میں اور ہر قوم کی طرف آئے۔ تا کہ کسی زمانہ میں بھی اس کے عاجز بندے ہدایت سے محروم نہ رہ جائیں۔ آخر وہ نبیوں کا سردار محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی بھی آیا۔ جو رسالت اور نبوت کا نچوڑ تھا اور جس پر رسالت کا حسن ختم ہو گیا۔ نہ اس سے پہلے کوئی اس جیسا نبی آیا۔ اور نہ بعد میں آئے گا۔ اسی لئے وہ خاتم النبیین کا لقب دیا گیا۔ اب قیامت تک اس کی پیروی اور اطاعت کے سوا خدا نہیں ملیگا۔ اور سارے زمانوں اور ساری دنیا کے لئے وہی نبی ہوگا۔

اس خدا کے رحم نے یہ بھی تقاضا کیا کہ اس دجالی زمانہ میں جبکہ مادیت الحاد اور بے دینی کا سیلاب امڈ آیا ہے۔ اس خاتم النبیین کی اطاعت اور محبت میں محو ہو جانے والے کو مسیح موعود اور مہدی معہود بنا کر دجال کے مقابلہ کے لئے بھیجے اور اس کے ذریعہ دین از سر نو زندہ کرے اور شریعت اسلام کو قائم کرے۔ اب انسانوں کی حفاظت اس کی پناہ میں آ جانے میں ہی ہے۔ اس کے باہر بھیڑئیے اور درندے ہیں جو ایمان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے ہیں۔ اب عافیت کا حصار صرف مسیح پاک کا وجود ہے آپ ہی کے ذریعہ سے اب قرآنی انوار دنیا پر ظاہر ہوں گے اور اسلام غلبہ پائے گا۔ ایسا غلبہ جو قیامت تک رہے گا۔

نبیوں کے متعلق قرآن ہمیں یہ بتاتا ہے کہ ایک نبی کا انکار سب نبیوں کا انکار ہے۔ کیونکہ ایسا شخص کسی اور نبی کے وقت میں بھی ہوتا تو اسے نہ پہچانتا۔ اور اس کا انکار کر دیتا۔

کتب الٰہیہ پر ایمان

نبیوں کے ساتھ قرآن کریم کتب الٰہی پر بھی ایمان لانے کا حکم فرماتا ہے۔ ان کتابوں کو خدا کی طرف سے لانے کے لئے اور ان کی تعلیم کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے ہی نبیوں کو بھیجا جاتا ہے۔ نبی اپنے عمل میں وہ تعلیم ظاہر کرتے ہیں۔ جو ان کتابوں میں لکھی ہوتی ہے۔ تب وہ دوسروں کے لئے سمجھنی آسان ہو جاتی ہے۔ دنیا کی ہدایت کے لئے خدا کی آخری کتاب قرآن کریم ہے۔ جس کے بعد اب قیامت تک کوئی اور شریعت نہیں۔ جس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تمام نبیوں کی صفات کو اپنے اندر جمع کیا۔ اسی طرح آپ پر نازل شدہ قرآن میں تمام شریعتوں کے نچوڑ کو جمع کیا گیا

اور آئندہ پیدا ہونے والی ہر قسم کی روحانی ضروریات کو پورا کرنے کا اس میں سامان کیا گیا۔ اب اس کے بعد خدا تعالیٰ کا کوئی شریعت والا کلام نہیں آئے گا۔ ہاں بغیر شریعت کے کلام منع نہیں۔ کیونکہ وہ ہدایت یافتہ سرشت کا تقاضا ہے۔ خدا سے کامل محبت رکھنے والے اس کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے اس لئے خدا کی طرف سے کلام کی غذا پاتے ہیں تا اس کی ربوبیت میں فرق نہ آئے۔ قرآن میں اس دجالی زمانہ کے فتنوں کا علاج بھی رکھا گیا اور جہاں الحاد اور بے دینی کا زور ہونا تھا وہاں خدا شناسی کو بھی آسان کر دیا گیا۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے واذا الجحیم سعرت واذا الجنۃ ازلفت (پارہ ۳۰ سورہ التکویر) یعنی مسیح موعود کے زمانہ میں جہنم کو بھڑکایا جائے گا۔ اور جنت کو قریب کر دیا جائے گا۔ سو اگر کوئی شخص اس زمانہ کے جہنم سے بچنا چاہتا ہے اور جنت میں داخل ہونا چاہتا ہے۔ تو وہ قرآن کی طرف آئے اور اس رجل فارس کی طرف آئے۔ جس کے ذریعے قرآن کو دوبارہ آسمان سے اتارا گیا اور اس کے انوار ظاہر کئے گئے۔

فرشتوں پر ایمان

قرآن کریم فرشتوں پر بھی ایمان لانے کا حکم فرماتا ہے۔ وہ بتاتا ہے کہ فرشتے ہمارے اور ہمارے خدا کے درمیان واسطہ کے طور پر ہیں یا یوں کہو کہ خدا نے عظیم کے جوارح کے طور پر ہیں۔ ان کے ذریعہ خدائی فیضان انسانوں تک پہنچتے ہیں اور خدائی کلام اترتا ہے وہ مومنوں کی مشکل اوقات میں مدد بھی کرتے ہیں۔ وہ قلوب میں نیک تحریکات بھی کرتے ہیں۔ وہ انسانی روحوں کو آئندہ آنے والے خطرات سے مخفی طور پر آگاہ بھی کرتے ہیں۔ وہ انسانوں کی حفاظت بھی کرتے ہیں۔ وہ نافرمانوں کو اللہ تعالیٰ کی گرفت سے ڈراتے بھی ہیں اور ان کے دلوں میں رعب اور خوف پیدا کرتے ہیں اور ان کو آخرت کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ اور عذاب الٰہی کا نقشہ ان کی آنکھوں کے سامنے لاتے ہیں۔ غرضیکہ وہ مختلف طریق سے انسانی کانشنس کو بیدار کرتے ہیں تا وہ عذاب الٰہی سے بچ سکے اور خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو سکے۔ قرآن ان کی صفت یفعلون ما یؤمرون بتاتا ہے۔ یعنی وہ وہی کرتے ہیں۔ جو ان کا رب حکم فرماتا ہے ان میں یہ طاقت نہیں کہ وہ خدا کی نافرمانی کریں وہ صرف خدا کی مرضی کو جاری کرنے والے ہیں۔

آخرت پر ایمان

قرآن کریم آخرت پر ایمان لانے کا بھی حکم فرماتا ہے۔ وہ آخرت کے متعلق دلائل دیتا ہے۔ اور اس کی کیفیات کو بیان فرماتا ہے۔ اُخروی زندگی کو ہی وہ اصل زندگی بتاتا ہے۔ دنیوی زندگی فقط ایک امتحانی عرصہ ہے جہاں اسے کچھ حکم دئے جاتے ہیں اور دیکھا جاتا ہے وہ ان کی تعمیل کرتا ہے یا نہیں۔ یہاں اسے اختیار دیا گیا ہے کہ چاہے تو خدا کی فرمانبرداری کرے اور چاہے نہ کرے اس پر کوئی جبر نہیں رکھا گیا۔ لیکن اسے اپنی فرمانبرداری کرنے والوں اور نہ کرنے والوں میں فرق رکھا ہے۔ ایک کے لئے جنت انتظار کر رہی ہے۔ اور دوسرے کے لئے جلتی ہوئی آگ۔ وہ جنت کچھ تھوڑی سی یہاں بھی دکھائی جاتی ہے۔ اور وہ آگ یہاں بھی دلوں میں بھڑکائی جاتی ہے۔ اس محاسبہ کے لئے ہمارے اعمال پورے کے پورے محفوظ کئے جا رہے ہیں۔ ایک ذرہ بھر عمل بھی ضائع نہیں ہو رہا بلکہ کتاب میں لکھا جا رہا ہے۔ یہ حقیقت اب انسانوں پر بھی واضح ہو چکی ہے کہ ہماری باتیں اور ہمارے کام سب محفوظ ہو رہے ہیں وہ فضا میں بھی موجود ہیں۔ اور انسانی دماغ میں بھی۔ یہاں تک کہ ان کو اسی صورت میں بلا کم و کاست دہرایا جا سکتا ہے۔ قرآن ہمیں بتاتا ہے کہ ہمارا محاسبہ نہ ہونا ہوتا اور ہمیں نیک کاموں کی جزا اور بُرے کاموں کی سزا نہ ملنی ہوتی تو ہمارے کاموں کو اس طرح پر محفوظ نہ کیا جاتا۔ وہ یہ بھی بتاتا ہے کہ اخروی زندگی نہ ہوتی تو یہ دنیا محض کھیل اور تماشہ ہوتی۔ جو خدا کی شان کے خلاف ہے۔ ایسا مکمل نظام کائنات اور محض بے مقصد یہ کیسے ہو سکتا ہے۔

جنت و دوزخ

جنت کی نعمتوں اور جہنم کے عذاب کے نقشے بھی قرآن کریم میں تفصیل کے ساتھ دئے گئے ہیں۔ جنت دائمی ہوگی۔ اس میں بیماری اور بڑھاپا اور کمزوری اور موت نہیں ہوگی نہ ہی محنت اور مشقت ہوگی۔ بلکہ انسان کی سب ضروریات کو خدا کی طرف سے بطور مہمانی پورا کیا جائے گا محنت اور مزدوری کا وقت اسی دنیا میں ختم ہو جائیگا اور وہاں صرف انعام و اکرام ہوگا۔ سب سے بڑا انعام لقاء کی ملاقات ہوگی۔ جس سے حقیقی لذت ہوگی۔ وہاں بھی ان کے مدارج ہوں گے۔ ہر ایک اپنے درجہ کے مطابق خدا سے نعمتیں پائے گا۔ ان درجوں میں آہستہ آہستہ ترقی بھی ہوگی۔ وہاں ان کی اپنی عبادتیں اور دنیا میں ان کے اچھے وارثوں کی دعائیں اور خدا کی ربوبیت ان کی ترقیات کا موجب ہوں گی۔ وہاں کی نعمتیں مادی نہیں ہوں گی بلکہ روحانی ہوں گی لیکن غیر حقیقی اور وہمی نہیں ہوں گی۔ بلکہ حقیقی اور اصل ہوں گی۔ وہ اصلیت مادیت سے بہت بڑھکر ہوگی۔ جنت کی وسعت بھی بیحد ہوگی۔ کسی سے کوئی تنازعہ نہ ہوگا سب بھائی بھائی ہوں گے۔ کینہ اور حسد دلوں سے نکال دیا جائیگا۔ ان ساری خصوصیتوں میں وہ گویا مومن کے قلب کا آئینہ ہوگی۔ اور یہیں سے ہم اسے ساتھ لے جائینگے۔ جو اس دنیا میں اندھا ہے۔ وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا

(باقی)

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

دے سکتے ہیں ہمیں اپنے مظالم کا نشانہ بنا سکتے ہیں لیکن وہ ہمارے سلسلہ کو نہیں مٹا سکتے کیونکہ خدا اسکی دائمی زندگی کا عرش سے فیصلہ کر چکا ہے اور جو چیز خدا نے ہمیں دیدی اسے کوئی انسان ہم سے چھیننے کی طاقت نہیں رکھتا۔

پس احمدیت کو پھیلانے کی جدوجہد جاری رکھو اور اپنی نسلوں در نسلوں کو وصیت کرتے چلے جاؤ کہ انہوں نے احمدیت کو ساری دنیا میں پھیلانا ہے۔ بے شک یہ بہت بڑا کام ہے لیکن اللہ تعالیٰ اس وقت ہماری جماعت کے ہاتھوں سے یہ کام لینا چاہتا ہے پس مبارک ہے وہ جس نے یہ کام سرانجام دیا اور افسوس اس پر جو اس کام کے لئے آگے نہ بڑھا اور اس نے بدقسمتی سے موقع ضائع کر دیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ لوگوں کو اس بابرکت اجتماع سے ہر رنگ میں فائدہ اٹھانے اور اپنے اندر ایک نیک اور پاک تغیر پیدا کرنے کی توفیق بخشے تاکہ اسلام کی اشاعت کا کام جو صرف ہماری زندگیوں تک محدود نہیں بلکہ قیامت تک آنے والی نسلوں تک ممتد ہے وہ پوری شان کے ساتھ سرانجام پائے اور ہم اللہ تعالےٰ کی رضا کے وارث ہوں۔

(الفضل یکم جنوری ۶۳ء)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت

چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

تقریب ولیمہ

مورخہ ۲۳ر دسمبر ۶۲ء کو مکرم ملک فضل حسین صاحب نے اپنے بیٹوں ملک محمد عمر صاحب مینجر نیو وے ڈرائی کلیننگ فیکٹری کراچی اور ملک محمد خورشید صاحب سٹیشن مینجر احمد ٹرانسپورٹ لاہور کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں متعدد بزرگان سلسلہ و افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام و دیگر احباب جماعت نے شرکت فرمائی۔

ملک محمد عمر صاحب کی شادی سلیمہ بیگم بنت سید بشیر احمد شاہ صاحب مرحوم آف قادیان کے ساتھ طے پائی ہے اور ۱۷ر دسمبر کو فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ میں تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔

ملک محمد خورشید صاحب کی شادی شہناز جبیں صاحبہ بنت سید شفیق الحسن صاحب بہاری آف کراچی کے ساتھ ہوئی ہے اور ۱۶ر دسمبر کو کراچی میں تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان تقریبات کو فریقین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین +

تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں میں ایک مالی کی ضرورت

اس وقت تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں میں ایک مالی کی فوری ضرورت ہے جو باغیچہ کا مکمل کام جانتا ہو اور موسم کے مطابق سبزیاں وغیرہ کاشت کر سکتا ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ کالج کے احاطے میں خدا تعالےٰ کے فضل سے کنواں نصب ہے۔ اور پلاٹ بندی ہو چکی ہے۔ درخواستیں خاکسار کے نام ارسال کی جائیں۔

(عبد السلام اختر پرنسپل تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں)

درخواست دعا

جناب خواجہ امیر بخش صاحب آف آسٹریلیا بلڈنگس لاہور بہ عوارض دمہ بیمار ہیں اور سی ایم ایچ چھاؤنی لاہور میں بغرض علاج داخل ہیں۔ تمام احباب درد دل سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرما کر ممنون فرماویں۔

(خاکسار حکیم عبد اللطیف شاہد حالی ربوہ)

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء کی مختصر روئداد

۲۶ دسمبر ۶۲ء ـــــــ جلسہ سالانہ کا پہلا دن

جماعت احمدیہ پاکستان کا ۷۱واں جلسہ سالانہ دعاؤں ذکر الٰہی اور انابت الی اللہ کے روح پرور ماحول میں مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۶۲ء کو ساڑھے نو بجے شروع ہوا۔ اس روز صبح ہی سے مطلع ابر آلود تھا اور بہت سرد ہوا چل رہی تھی اس کے باوجود پاکستان کے کونے کونے اور بیرونی ممالک سے تشریف لائے ہوئے ہزاروں ہزار احباب افتتاحی دعا میں شامل ہونے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے روح پرور افتتاحی پیغام سے مستفیض ہونے کی سعادت حاصل کرنے کی غرض سے وقت سے بہت پہلے ہی جلسہ گاہ میں پہنچنے شروع ہو گئے تھے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ علالت طبع کے باعث خود جلسہ گاہ میں تشریف نہ لا سکے اور حضور کی زیر ہدایت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے جلسہ گاہ میں تشریف لاکر حضور کے افتتاحی پیغام (جو حضور نے خود لکھواکر ارسال فرمایا تھا) اور ایک پرسوز اجتماعی دعا سے جلسہ کا افتتاح فرمایا۔

افتتاحی اجلاس:۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے جلسہ گاہ میں تشریف لانے اور صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب آف سرگودہا نے کی بعد ازاں مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال تحریک جدید نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "محمود کی آمین" کا ایک حصہ خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا آپ نے جو حصہ پڑھا اس کا پہلا شعر یہ تھا:۔

بہار آئی ہے اس وقت خزاں میں
لگے ہیں پھول میرے بوستاں میں

بعدہٗ مکرم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ سابق صوبہ پنجاب و بہاولپور نے حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز علالت کی وجہ سے یہاں تشریف نہیں لا سکے ہیں حضور کی زیر ہدایت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی تشریف لائے ہیں اور آپ حضور کا افتتاحی پیغام پڑھ کر سنائیں گے۔

حضور ایدہ اللہ کا افتتاحی پیغام

اس اعلان کے بعد حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے علالت اور ناسازی طبع کے باوجود حضور ایدہ اللہ کا روح پرور افتتاحی پیغام نہایت پرشوکت آواز میں پڑھ کر سنایا جس کا مکمل متن بکم جنوری ۶۳ء کے الفضل میں پہلے ہی ہدیۂ قارئین کیا جا چکا ہے جملہ حاضرین نے حضور کا یہ روح پرور پیغام نہایت درجہ ذوق و شوق کے ساتھ کمال درجہ محویت کے عالم میں سنا اور ان پر ایسی وارفتگی کا عالم طاری ہوا کہ بار بار فضا نعرہ ہائے تکبیر اور حضرت فضل عمر زندہ باد اور احمدیت زندہ باد کے پرجوش نعروں سے گونج اٹھتی رہی۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا دعائیہ خطاب

حضور ایدہ اللہ کا پیغام سنانے کے بعد حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے احباب سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس اجتماع کو جس کی بنیاد خدا تعالیٰ کے منشاء اور اذن کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس ہاتھوں سے رکھی گئی ہے ہر جہت سے مبارک کرے اس میں شریک ہونے والوں اور اس کی برکات سے فائدہ اٹھانے والوں کی زندگیوں میں پاک تبدیلی پیدا فرمائے اور انہیں خدمت اسلام کا وہ جوش اور ولولہ عطا کرے جو دنیا کو فتح کرنے کا موجب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں خدمت و اشاعت اسلام کے ایسے ہی جوش اور ولولہ سے بہرہ ور فرمائے تاکہ ہم قریب مستقبل میں ہی اسلام کو دنیا بھر میں غالب کر کے روئے زمین پر چھا جائیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:۔

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے
کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری
محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ
کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب
فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کریگا
اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر
علم اور معرفت میں کمال حاصل کرینگے کہ
اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور
نشانوں کے رُو سے سب کا منہ بند کر دینگے
اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی
اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا
یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائیگا"
(تجلیات الٰہیہ)

ہمیں اس وقت کو قریب تر لانے کی کوشش کرنی چاہیئے اس وقت کو قریب لانے کے سلسلہ میں خدائی تقدیر حرکت میں ہے ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنی تدبیروں کو بھی اوپر کی طرف بلند کریں تا خدائی تقدیر اور ہماری تدبیروں میں ہم آہنگی پیدا ہونے سے وہ نیک ثمرات پیدا ہوں جن کا خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے ـــــ اس مختصر دعائیہ خطاب کے بعد حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے ایک پرسوز اجتماعی دعا کرائی جس میں جلسہ میں تشریف لائے ہوئے جملہ احباب شریک ہوئے اس طرح اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ اور متضرعانہ دعاؤں کے ساتھ ہمارے ۷۱ویں جلسہ سالانہ کا افتتاح عمل میں آیا۔ دعا سے فارغ ہونے کے بعد حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے فرمایا کہ جلسہ کا افتتاح عمل میں آنے کے بعد افتتاحی اجلاس کی بقیہ کارروائی مکرم مرزا عبد الحق صاحب صوبائی امیر کی صدارت میں جاری رہے گی دس بجے کے قریب حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی واپس تشریف لے گئے اور بقیہ کارروائی مکرم جناب مرزا عبد الحق صاحب کی صدارت میں شروع ہوئی۔

ایمان افروز تقاریر:۔ پروگرام کے مطابق سب سے پہلے مکرم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائل پوری نے نزول المسیح کے موضوع پر ایک مبسوط تقریر فرمائی اور بعد ازاں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے (آکسن) نے "اسلامی پردہ" کے موضوع پر احباب سے بصیرت افروز پیرائے میں خطاب فرمایا ان ہر دو بیش قیمت تقاریر کا مکمل متن آئندہ اشاعتوں میں ہدیہ قارئین کیا جائے گا ان تقاریر کے دوران سرد ہوا چلنے کے علاوہ وقفہ وقفہ کے ساتھ بارش بھی ہوتی رہی لیکن ہزاروں ہزار احباب جلسہ گاہ کے اندر اس حال میں بیٹھے ان پرمعارف تقاریر سے مستفیض ہوتے رہے کہ انھوں نے بارش سے بچنے کے لئے چھتریاں اور چادریں وغیرہ اپنے سروں پر تان رکھی تھیں۔ ایمان و یقین اور معرفت کو ترقی دینے والے حقائق و معارف سے مستفیض ہونے کے لئے احباب کے ذوق و شوق اور ولولہ عشق کا یہ منظر بہت ہی ایمان افروز تھا کہ وہ شدید سردی اور بارش کے باوجود کھلے میدان میں بیٹھے کمال محویت کے عالم میں حقائق و معارف سے بہرہ اندوز ہو رہے تھے۔

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی تقریر کے بعد ایک بجے بعد دوپہر افتتاحی اجلاس اختتام پذیر ہوا تاکہ احباب ظہر و عصر کی باجماعت نمازیں ادا کر سکیں۔

دوسرا اجلاس

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے جلسہ گاہ میں ہی جمع کر کے پڑھائیں پونے دو بجے بعد دوپہر دوسرا اجلاس زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ شروع ہوا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے کیا گیا جو مبشر احمد صاحب نے کی بعدہٗ محمد احمد صاحب حیدرآبادی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مشہور نظم ؎

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمد سا نہ پایا ہم نے

خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائی۔

تلاوت و نظم کے بعد صاحب صدر نے فرمایا کہ اب پروگرام کے مطابق مکرم جناب مرزا عبد الحق صاحب "نوجوانوں کی تربیت" کے موضوع پر تقریر فرمائیں گے احمدی نوجوانوں کو خصوصیت کے ساتھ بڑی توجہ کے ساتھ اس تقریر کو سننا چاہیئے انہیں چاہیئے کہ وہ ہمیشہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے اس شعر کو اپنے سامنے رکھا کریں کہ ؎

ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو

تربیتی علمی اور تبلیغی موضوعات پر اہم تقاریر:۔

اس کے بعد پروگرام کے مطابق محترم جناب مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ سابق پنجاب نے "نوجوانوں کی تربیت" کے موضوع پر اپنی اثر انگیز تقریر شروع فرمائی جو کہ پونے تین بجے تک جاری رہی اور اول سے آخر تک نہایت توجہ اور غور سے سنی گئی اس تقریر کا مکمل متن قسط وار ان دنوں الفضل میں شائع ہو رہا ہے۔

محترم مرزا عبد الحق صاحب کی تقریر کے بعد جناب شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نے "ختم نبوت کی حقیقت" کے موضوع پر اپنی تقریر شروع فرمائی آپ نے اپنی تقریر میں بڑی عمدگی اور ناقابل تردید دلائل کے ساتھ واضح فرمایا کہ جماعت احمدیہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو حقیقی معنوں میں خاتم النبیین مانتی ہے اور وہ ختم نبوت کی جو تشریح کرتی ہے درحقیقت وہی اسلام کی عظمت نیز رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حقیقی شان کو ظاہر کرنے والی ہے قرآن پاک احادیث نبویہ اور بزرگان امت کے اقوال سے بھی اسی کی تائید ہوتی ہے۔

آپ کی تقریر بھی جسے سامعین نے نہایت دلچسپی اور انہماک کے ساتھ سنا انشاء اللہ عنقریب تفصیلی طور پر الفضل میں شائع کر دی جائے گی مکرم شیخ مبارک احمد صاحب کی تقریر کے بعد مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب کو جو کہ دس سال کی طویل مدت تک جرمنی میں فریضہ تبلیغ اسلام ادا کرنے کے بعد حال ہی میں کچھ عرصہ کے لئے واپس وطن تشریف لائے ہیں حاضرین جلسہ سے خطاب کرنے کا موقعہ دیا گیا آپ نے اپنی تقریر میں مختصر طور پر بتایا کہ جرمن قوم کن خصوصیات کی حامل ہے کن حالات میں وہاں تبلیغ اسلام کا کام شروع کیا گیا اور

(باقی صفحہ ۸ پر)

فہرست السابقون الاولون تحریک جدید سال ۲۹/۱۹

امسال جن مجاہدین نے ابتدائے سال ہی میں اپنا چندہ تحریک جدید سو فیصدی ادا فرمایا ہے ان کی فہرست ہدیۂ قارئین کی جاتی ہے جملہ احباب کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

نام	مقام	روپے
مکرمہ فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد احمد صاحب	سٹیلائٹ ایریا ربوہ	۲۷-۵۰
مکرم میاں عبدالمجید صاحب	سانگلہ ہل شیخوپورہ	۱۵-۰۰
؍ چوہدری مختار احمد صاحب بھٹی	؍	۵-۵۰
دختران نقیر اللہ صاحب	؍	۱۴-۰۰
مکرم الٰہی صاحب	واہ چھاؤنی ضلع کیمبل پور	۷-۰۰
مکرم ظہیر احمد صاحب	؍	۶-۷۵
؍ حفیظ احمد صاحب	؍	۵-۵۰
؍ ظہور احمد صاحب		۱۵-۰۰
؍ فضل عمر صاحب مع اہلیہ و بچگان	؍	۱۹-۵۰
مکرم محمد اعظم صاحب	؍	۸-۵۰
؍ محمود احمد صاحب اختر	؍	۱۰-۰۰
؍ سید محمود شاہ صاحب معہ بیگم صاحبہ	؍	۲۰-۰۰
؍ ماسٹر محمد سعید صاحب	شیخوپورہ	۷-۲۵
مکرمہ منیرہ بیگم صاحبہ	؍	۵۰-۰۰
مکرم منصور احمد صاحب	؍	۸-۰۰
؍ رائے عبدالرحمٰن صاحب آف ڈھنی	؍	۱۵-۰۰
؍ شیخ جمال الدین صاحب	نیلا گنبد لاہور	۱۰-۲۵
مکرمہ اہلیہ عبدالماجد صاحب	نیلا گنبد لاہور	۱۹-۷۵
مکرم محمد یحییٰ صاحب	؍	۶۲-۲۵
؍ میاں محمد صاحب	؍	۳۰-۶۰
؍ حافظ نیاز احمد صاحب کراچی	؍	۱۵-۰۰
؍ منشی محبوب عالم صاحب مرحوم مع اہلیہ صاحبہ	؍	۱۵-۰۰
مکرم عبدالرؤف صاحب	؍	۵-۰۰
مکرمہ والدہ صاحبہ مرحوم محمد یحییٰ صاحب	؍	۱۴-۸۵
مکرم نصر اللہ خان صاحب	؍	۵-۵۰
؍ ڈاکٹر صلاح الدین صاحب	؍	۸-۰۰
مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ	؍	۱۵-۵۰
مکرم چوہدری غلام احمد صاحب	بہاول نگر	۱۵-۰۰
؍ محمد الدین صاحب انور	سرگودھا	۵۳-۹۵
مکرمہ والدہ صاحبہ و اہلیہ صاحبہ	؍	۵۴-۲۵
مکرمہ صالحہ خاتون صاحبہ بنت بھائی ڈاکٹر محمود احمد صاحب	سرگودھا	۱۸-۷۵
سلیمہ خاتون و سعیدہ خاتون بنات بھائی ڈاکٹر محمود احمد صاحب	سرگودھا	۲۷-۵۰
محمد شریف خان صاحب سامانوی	سرگودھا	۵-۱۲
ظہیر احمد منیر احمد۔ راشدہ خاتون بچگان چوہدری محمد الدین انور صاحب	سرگودھا	۱۶-۷۰
مکرمہ بشریٰ اختر صاحبہ بنت حکیم محمد اسمٰعیل صاحب	سرگودھا	۵-۰۰
مکرم رحمت علی صاحب	؍	۱۰-۰۰
؍ ملک محمود احمد صاحب		۱-۰۰
مکرم بابو فقیر اللہ صاحب	مردان	۳۸-۰۰
؍ چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب	لاہور	۴۵۰-۰۰
؍ میاں محمد اقبال صاحب زرگر	؍	۶۰-۰۰
؍ میاں معراج الدین صاحب	؍	۱۲-۰۰
؍ منظور احمد صاحب الشیخ افریقن کمپنی معہ اہلیہ صاحبہ	؍	۲۶-۵۷
؍ سیٹھی محمد اسحٰق صاحب مرحوم	جہلم	۸-۵۰
؍ میاں عبدالرشید صاحب	؍	۱۰-۰۰
؍ ملک کرم الدین صاحب	؍	۱۰-۰۰
؍ مولوی عبدالکریم صاحب	؍	۱۸-۰۰
؍ سیٹھی فضل حق صاحب	؍	۱۸-۰۰
؍ شیخ محمد حسین صاحب	؍	۵-۷۵
؍ حکیم بشیر احمد صاحب انسپکٹر بیت المال	ربوہ	۲۰-۰۰
؍ سراج الدین صاحب دارالصدر غربی	؍	۶-۰۰
؍ چوہدری محمد شریف صاحب اسلام پور پشٹیٹ		۱۵۰-۰۰
؍ اہلیہ صاحبہ	؍	۴۰-۰۰
؍ مکرمہ والدہ صاحبہ	؍	۲۰-۰۰
بچگان	؍	۴۰-۰۰
مکرم والد صاحب مرحوم	؍	۳۰-۰۰
مکرم چوہدری مجیب اللہ صاحب	؍	۳۶-۰۰
مکرمہ اہلیہ	؍	۱۲-۰۰
بچگان و والدین	؍	۲۲-۰۰
مکرم محمد خان صاحب نبی سرور ضلع تھرپارکر		۳۰-۰۰
مکرم والد صاحب ایم غلام رسول صاحب بھٹی	؍	۵-۲۵
مکرم دادا صاحب	؍	۶-۰۰
مکرمہ نذیر بیگم صاحبہ	مظفر گڑھ	۵-۰۰
؍ طاہرہ اکرام صاحبہ اہلیہ محمد اکرم صاحب نوید سٹور	ربوہ	۱۱-۰۰
؍ امۃ الغفور صاحبہ اہلیہ محمد اسحٰق صاحب احمدیہ ماڈرن سٹور	ربوہ	۷-۰۰
؍ امۃ الکریم صاحبہ اہلیہ قریشی فضل حق صاحب	ربوہ	۸-۵۰
؍ محمد بی بی صاحبہ اہلیہ حاکم دین صاحب شال والے	ربوہ	۵-۲۵
؍ مجیدہ خانم صاحبہ اہلیہ راجہ عبدالوہاب صاحب لنگر خانہ	ربوہ	۱۴-۲۵
؍ مجیدہ والدہ عبدالجلیل صاحب دارالرحمت شرقی	ربوہ	۵-۰۰
؍ طاہرہ بی بی صاحبہ والدہ پروفیسر حمید احمد صاحب		۵-۰۰

درخواست دعا

مکرم میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب ربوہ کچھ دنوں سے بہت بیمار ہیں احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمادیں۔

انصار اللہ کے اعلانات

چند اہم تربیتی امور

نماز باجماعت:۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یقیناً میں نے ارادہ کیا کہ لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں پھر نماز کے لئے حکم دوں کہ اس کے لئے اذان دی جائے پھر کسی شخص کو حکم دوں کہ لوگوں کا امام بنے اور میں کچھ لوگوں کی طرف جاؤں اور ان کے گھروں کو ان پر جلادوں۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر ان میں سے کسی کو یہ معلوم ہوجائے کہ وہ فربہ ہڈی یا دو عمدہ گوشت والی ہڈیاں پائے گا تو یقیناً عشاء کی نماز میں آئے۔

(تجرید بخاری حصہ اول ص۵۹)

اسلامی شعار داڑھی:۔ دخلا علیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد حلقا لحاھما واعفیا شواربھما فکرہ النظر الیھما ثم اقبل علیھما فقال ویلکما من امرکما بھذا؟ قالا امرنا بھذا ربنا یعنیان کسریٰ فقال رسول اللہ لکن ربی قد امرنی باعفاء لحیتی وقص شاربی۔ (طبری جلد ۲ ص ۹۱-۹۰)

یعنی وہ دونوں ایلچی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت ان کی یہ حالت تھی کہ انھوں نے اپنی ڈاڑھیاں منڈوائی ہوئی تھیں اور مونچھیں بڑھائی ہوئی تھیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ امر نہایت ناگوار گذرا اور آپ نے ان کی طرف دیکھنا بھی ناپسند فرمایا پھر (تھوڑی دیر کے بعد) آپ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ تم دونوں پر افسوس تمہیں یہ طریق اختیار کرنے کا کس نے حکم دیا ہے انھوں نے کہا کہ ہمارے رب یعنی کسریٰ نے ہمیں اس کا حکم دیا ہے آپ نے فرمایا لیکن میرے رب نے تو مجھے ڈاڑھی بڑھانے اور مونچھیں کٹوانے کا حکم دیا ہے۔

اس حوالہ سے دو باتیں نہایت واضح طور پر ثابت ہوتی ہیں:۔

اوّل:۔ یہ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ڈاڑھی منڈانے پر اپنی کراہت اور ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا۔

دوم:۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اپنی ڈاڑھی بڑھاؤں اور مونچھیں کٹواؤں۔ گویا اس حکم کو آپ نے اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب فرمایا۔

اسلامی شعار پردہ:۔ حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔ ان لوگوں کو جو اپنی بیویوں کو بے پردہ رکھتے ہیں تنبیہ کرتا ہوں اور انھیں اپنی اصلاح کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ (خطبہ ۵۸/۶/۶)

اطاعت:۔ یا ایھا الذین آمنوا اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔ (النساء آیت ۶۰)

اے ایماندارو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اور اپنے فرمانرواؤں کی بھی اطاعت کرو۔

سچائی:۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔ "جو لوگ راستبازی کے لئے تکلیف اور نقصان اٹھاتے ہیں وہ لوگوں کی نظروں میں بھی مرغوب ہوتے ہیں اور یہ کام نبیوں اور صدیقوں کا ہے (ملفوظات جلد اول ص۶)

پان، حقہ، زردہ (تمباکو) افیون وغیرہ:۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔ عمدہ صحت کو کسی بےہودہ سہارے سے کبھی ضائع کرنا نہیں چاہیئے شریعت نے خوب فیصلہ کیا ہے کہ ان مضر صحت چیزوں کو مضر ایمان قرار دیا ہے اور ان سب کی سردار شراب ہے یہ سچی بات ہے کہ نشوں اور تقویٰ میں عداوت ہے افیون کا نقصان بھی بہت بڑا ہوتا ہے طبی طور پر یہ شراب سے بھی بڑھ کر ہے اور جس قدر قویٰ لے کر انسان آیا ہے ان کو ضائع کر دیتی ہے۔ (فتاویٰ ۱۹۰۲/۶/۱۰)

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

گمشدہ گونگے بچے کی تلاش

جلسہ سالانہ کے پہلے دن صبح ۹ بجے عزیز افضل احمد گھر کے سامنے سے لاپتہ ہوگیا ہے سفید قمیص۔ سفید پاجامہ سفید بوٹ پہنے ہوئے تھا ربوہ کہنے سے دھراتا ہے عمر آٹھ سال رنگ گندمی ہے پتلا دبلا ہے۔

عہدیداران جماعت و مجالس خدام الاحمدیہ خصوصیت کے ساتھ اس بچے کو تلاش کرنے کی کوشش فرمائیں اور پتہ چلنے پر دفتر امور عامہ ربوہ یا محمد عبداللہ صاحب آٹس مرچنٹ غلہ منڈی ربوہ کو اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

پاکستان اور بیرونی ممالک کی اہم خبروں کا خلاصہ

کراچی یکم جنوری۔ صدر ایوب نے کہا ہے کہ میں نے بھارت کا دورہ کرنے کی دعوت منظور نہیں کی ہے اور موجودہ تعلقات کی فضا میں میرا دورہ فائدہ کی بجائے الٹا نقصان پہنچائے گا۔ دورہ صرف اس صورت میں مفید ہو سکتا ہے جبکہ مسئلہ کشمیر کے باعزت اور منصفانہ تصفیہ اور فوجیں سرحدوں سے ہٹائے جانے کے نتیجہ میں دونوں ملکوں میں تعلقات بہتر ہو جانے کا امکان پیدا ہو جائے۔

— نئی دہلی یکم جنوری۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو نے آج پھر اعلان ہے کہ قانوناً ساری ریاست جموں و کشمیر بھارت کا جزو لاینفک ہے۔ آپ نے کہا کہ کشمیر میں صرف اقتصادی اور سیاسی بنیاد پر تو آسانی سے استصواب کرایا جا سکتا ہے۔ لیکن فرقہ وارانہ بنیاد پر استصواب کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔

— کراچی یکم جنوری۔ صدر ایوب خان نے کل یہاں طلبہ سے کہا کہ وہ سیاست میں حصہ نہ لیں اور اپنی تمام تر توجہ حصول علم پر مرکوز کریں صدر نے یہ بات پاکستان ریڈ کراس سوسائٹی اور سینٹ جان ایمبولنس کے مشترکہ سالانہ اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے کہی آپ نے کہا طلبہ کے مفادات مجھے بڑے عزیز ہیں۔ انہیں اپنا وقت ضائع نہیں کرنا چاہیئے

— سنگاپور۔ آج تین سو برس سے زائد عرصہ کے بعد مغربی نیوگنی میں ولندیزی پرچم سرنگوں کر دیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی مغربی نیوگنی کے دارالحکومت ہالینڈیا میں اقوام متحدہ کی انتظامی عمارت پر اقوام متحدہ کے پرچم کے پہلو میں انڈونیشی پرچم بھی لہرا دیا گیا۔ نیوگنی میں اقوام متحدہ کا پرچم یکم مئی ۱۹۶۳ء تک لہرائے گا اور پھر انڈونیشیا کو مکمل کنٹرول تفویض کر دیا جائے گا۔

— کراچی یکم جنوری مغربی نیوگنی میں اقوام متحدہ کے ناظم مسٹر جلال عبود نے نئے سال کے پیغام میں مغربی نیوگنی میں خدمات انجام دینے والے پاکستانی نوجوانوں کو شاندار خراج تحسین پیش کیا ہے۔

— راولپنڈی یکم جنوری پاکستان اور چین میں باہمی مفاہمت اور خیر سگالی کے نتیجہ میں دونوں ملکوں میں حالیہ سرحدی سمجھوتہ پر وزیر خارجہ مسٹر محمد علی نے چینی وزیر اعظم چو این لائی کو مبارکباد کا پیغام بھیجا ہے آپ نے سال نو کے موقع پر چینی وزیر اعظم کے نام ایک تار میں توقع ظاہر کی ہے کہ سرحدوں کے تعین کے بارے میں اصولی سمجھوتہ دونوں ملکوں میں دوستی کے رشتے مزید استوار کرنے کے لئے راہ ہموار کرے گا۔

— لاہور یکم جنوری۔ گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خاں نے حسب ذیل تین مسودہ ہائے قانون کی منظوری دے دی ہے۔ مسلم پرسنل لاء (شریعت) ایکٹ ۱۹۶۲ء، کراچی ڈویژن کے لئے مغربی پاکستان تعلیمی و تربیتی اداروں کی توسیع سے متعلق ایکٹ اور مغربی پاکستان [illegible] سیس ایکٹ ۱۹۶۲ء۔

— نئی دہلی یکم جنوری۔ وزیر اعظم پنڈت نہرو نے کل یہاں ایک پریس کانفرنس کو بتایا کہ بھارت روس سے جو جیٹ مگ طیارے حاصل کرے گا وہ ضرورت پڑنے پر چین کے خلاف بھی استعمال کئے جا سکتے ہیں۔ لیکن ان کے حصول کا اصل مقصد یہ ہے کہ اس قسم کے اور مگ طیارے خود بھارت میں تیار کئے جائیں۔

— نئی دہلی یکم جنوری۔ چین و پاکستان کے سرحدی سمجھوتہ پر تبصرہ کرتے ہوئے اخبار انڈین ایکسپریس نے اسے ایک "ایٹم بم" قرار دیا ہے جس کا مقصد مسئلہ کشمیر پر پاک و ہند وزارتی کانفرنس کو "اڑانا" ہے۔ اخبار نے اپنے اداریہ میں الزام لگایا ہے کہ پاک و ہند بات چیت کے موقع پر یہ اعلان عمداً اور پیش بندی کے طور پر کیا گیا۔ پاکستان اور بھارت کا ایک دوسرے کے قریب آنا چین کے لئے ناقابل برداشت ہے۔ اس لئے چین اس قسم کے موقع کو کسی بھی سطح پر سبوتاژ کرے گا۔

— نئی دہلی۔ یکم جنوری۔ پاک و ہند کے ایک ممتاز ماہر تعلیم اور صحافی سردار ماسٹر جگت سنگھ ۲۶ دسمبر کو انتقال کر گئے۔ مرحوم ماہنامہ رسالہ رہنمائے تعلیم دہلی کے ایڈیٹر و مالک تھے۔ یہ جریدہ ۱۹۰۶ء میں لاہور سے نکالا گیا تھا۔ قیام پاکستان کے بعد یہ رسالہ نئی دہلی سے تین زبانوں اردو ہندی اور پنجابی میں شائع ہوتا تھا۔

— نئی دہلی یکم جنوری۔ عنقریب آسام میں نظر بند سینکڑوں چینیوں کو راجستھان منتقل کیا جائے گا۔ جہاں پہلے ہی ایک بہت بڑا نظر بندی کیمپ قائم کیا ہے۔ اس وقت راجستھان کے مقام دیولی کے نظر بندی کیمپ میں دو ہزار سے زائد چینی باشندے نظر بند ہیں۔ آسام کے نظر بندوں کے لئے کیمپ میں توسیع کی جا رہی ہے اور تعمیراتی کام جاری ہو چکا ہے۔ دوسری جنگ عظیم میں بھی دیولی میں نظر بندی کیمپ قائم کیا گیا تھا۔ اور اس وقت اس میں زیادہ تر جاپانی قیدی رکھے گئے تھے۔ جن کے ملک نے چین کے خلاف جارحانہ حملہ کیا تھا۔

— پیرس یکم جنوری۔ چین کے ممتاز اخبار پیپلز ڈیلی نے بھارت کو خبردار کیا ہے کہ وہ چین میں اپنے سفارت خانے کو تخریبی کارروائیوں کے لئے چیانگ کائی شیک گروہ کی ایجنسی نہ بنائے یہ انتباہ بھارتی سفارت خانہ کے نیوز بلیٹن کی اس خبر پر کیا گیا۔ جس میں دو چین کی حمایت کی گئی تھی۔ اخبار نے لکھا ہے کہ بھارت اپنے سفارت خانے کو چین کے خلاف غیر قانونی سرگرمیوں کے لئے استعمال کر رہا ہے۔ جو ہمارے داخلی معاملات میں مداخلت کے مترادف ہے۔ چین ایسی کارروائیاں ہرگز برداشت نہیں کرے گا۔ اخبار نے امریکی استعمار پر چین کی مخالفت کرنے اور چین و بھارت سرحدی تنازعہ پر پرامن مذاکرات میں رکاوٹ ڈالنے کے لئے بھارتی رجعت پسندوں کی حوصلہ افزائی کرنے کا الزام لگایا۔

— کراچی یکم جنوری۔ حکومت پاکستان نے ملک میں چائے کی سپلائی کی صورت حال بہتر بنانے کے لئے دس لاکھ پونڈ چائے درآمد کرنے کا فیصلہ کیا ہے یہ چائے برآمد اشیاء کے بدلے میں درآمد کی جائے گی۔ آج یہاں وزارت تجارت کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اس موسم میں چائے کی مزید برآمد بند کر دی جائے گی اور اب صرف وہ چائے برآمد کی جائے گی۔ جو پچھلے برآمدی نیلام میں فروخت ہونے والی چائے سے بچی ہوئی ہے۔

— کراچی یکم جنوری۔ متحدہ عرب جمہوریہ میں افغانستان کے سابق سفیر پیر محمد صادق فاروقی مجددی نے مرکزی جمعیت العلمائے پاکستان کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ کشمیر کے متعلق پاکستان کا موقف حق اور صداقت پر مبنی ہے۔

— کراچی۔ یکم جنوری۔ پاکستان اور چین کے درمیان تجارتی سمجھوتہ پر ۵ جنوری کو دستخط ہو جائیں گے۔ تجارتی بات چیت کے لئے دونوں ملکوں کے وفود کے دو اجلاس ہوں گے ۳ جنوری کو چینی وفد وزیر تجارت مسٹر وحید الزمان سے ملاقات کرے گا۔ اور ۴ جنوری کو سمجھوتہ کے بارے میں آخری بات چیت ہو گی ۶ جنوری کو چینی وفد راولپنڈی روانہ ہو گا اور اگلے روز صدر ایوب خان سے ملاقات کرے گا۔ بعد میں چینی وفد وزیر خارجہ مسٹر محمد علی بوگرہ اور وزیر خزانہ جناب محمد شعیب سے ملاقات کرے گا۔ توقع ہے کہ پاکستانی تجارتی وفد میں وزارت تجارت کے سیکرٹری مسٹر ایم احمد جائنٹ سیکرٹری مسٹر ایم اسلم اور ڈپٹی سیکرٹری مسٹر ایم یو احمد شامل ہوں گے

— صوفیہ۔ یکم جنوری۔ بلغاریہ میں قیدیوں کو عام معافی دے دی گئی۔ جس کے تحت چار ہزار قیدی جن میں پچاس سیاسی قیدی بھی شامل ہیں رہا کر دیا گیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ اب بلغاریہ میں کوئی سیاسی قیدی زیر حراست نہیں رہا۔ تقریباً دو ہزار دوسرے قیدیوں کی سزاؤں میں تخفیف کی گئی ہے۔ تاہم شدید جرائم مثلاً غبن اور قتل وغیرہ کے مرتکب افراد کو معافی نہیں دی گئی۔

— دہلی۔ یکم جنوری۔ پنڈت نہرو نے آج پریس کانفرنس میں اعتراف کیا کہ شیخ عبداللہ سے ان کی خط و کتابت ہو رہی ہے۔ پنڈت نہرو نے کہا کہ معزول وزیر اعظم نے چند ہفتے پہلے انہیں خط لکھا تھا۔ جس میں انہوں نے چینی جارحیت پر تشویش کا اظہار کیا اور کہا تھا کہ چین کی یہ جارحیت بھارت اور پاکستان کے لئے دور رس نتائج کا پیش خیمہ ہے۔ لیکن شیخ عبداللہ نے خط میں اپنی رہائی کے متعلق کچھ نہیں لکھا تھا۔ البتہ عبداللہ کی رہائی کے مطالبہ پر جو کچھ لوگ کہتے رہتے ہیں۔ وقتاً فوقتاً غور ہوتا رہا ہے۔

روس پر حملہ آور ملک کو چار گھنٹے کے اندر نیست و نابود کر دیا جائیگا

سرمایہ دار ملکوں کی چھیڑی ہوئی لڑائی آخری جنگ ثابت ہوگی۔ خروشیف کا انتباہ

ماسکو ۲ر جنوری۔ روسی وزیر اعظم نکیتا خروشیف نے خبردار کیا ہے کہ اگر کسی مغربی ملک نے روس پر حملہ کیا تو حملہ آور کو چار گھنٹے کے اندر صفحہ ہستی سے مٹا دیا جائے گا۔ آپ نے کہا یہ نئے سال کی دھمکی نہیں ہے بلکہ نہایت سنجیدہ انتباہ ہے۔ وزیر اعظم نے کل صبح کریملن کے ایک استقبالیہ میں فی البدیہہ تقریر کرتے ہوئے روس اور چین میں نظریاتی تنازعہ کا ذکر کیا اور کہا سامراجی کمیونسٹ ملکوں میں اختلافات کا اکثر ڈھنڈورا پیٹتے ہیں۔ لیکن ان ملکوں میں جو اختلافات ہیں وہ ایسے ہیں جو کسی خاندان کے درمیان ہوتے ہیں۔ نکیتا خروشیف نے کہا۔ جونہی کسی سرمایہ دار ملک نے ہمارے اختلافات میں مداخلت کرنے کی کوشش کی تو ہم سب متحد ہو کر اسکے خلاف لڑیں گے۔ آپ نے کہا سرمایہ دار ملکوں کی چھیڑی ہوئی جنگ، آخری لڑائی ثابت ہوگی۔ روس امن چاہتا ہے، ہم امن کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ لیکن اگر سرمایہ دار ملکوں نے حملہ کیا۔ تو ہم انہیں بالکل تباہ کر دیں گے۔ آپ نے کیوبا کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں ہر وقت چوکس رہنے کی ضرورت ہے ہم نے روسی فوج کو ہر صورت حال سے نپٹنے اور منہ توڑ جواب دینے کے قابل بنانا ہے روسی وزیر اعظم اپنی تقریر کے دوران اپنے بازو زور زور سے ہلاتے جاتے تھے۔ مغربی ملکوں کے اخباری نامہ نگاروں نے نکیتا خروشیف کو سال نو کے تحفہ کے طور پر ایک نکٹائی پیش کی۔ وزیر اعظم نے وعدہ کیا کہ میں آئندہ پریس کانفرنس کے موقع پر یہ نکٹائی پہنونگا

وقف جدید کے مرکزی دفتر کا سنگ بنیاد

(بقیہ صفحہ اوّل)

مجلس وقف جدید کے جن ممبران نے بنیاد میں ایک ایک اینٹ رکھی ان میں مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ صدر مجلس وقف جدید، مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب، مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب، مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور، مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید، اور مکرم مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب شامل تھے۔ امراء صاحبان علاقائی و اضلاع میں سے مکرم مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ سابق صوبہ پنجاب و بہاولپور۔ مکرم مولوی محمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ مشرقی پاکستان مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی، اور مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ گجرات نے ایک ایک اینٹ بنیاد میں رکھی۔ علاوہ ازیں قاضی محمد رفیق صاحب لاہور نے بھی اس موقع پر اپنے ہاتھ سے ایک اینٹ بنیاد میں رکھی۔

یہ سب احباب اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے ہوئے باری باری اینٹیں رکھتے جاتے تھے اور ساتھ ہی جملہ حاضرین بھی دعاؤں میں مصروف تھے۔ آخر میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے اجتماعی دعا کرائی جس میں سب احباب شریک ہوئے۔ بعد ازاں جملہ احباب میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

یاد رہے وقف جدید کا مرکزی دفتر گولبازار کے عقب میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے دفتر سے ملحقہ پلاٹ میں تعمیر ہو رہا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ دفتر وقفِ جدید کی تعمیر کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور اسے وقفِ جدید کی مضبوطی اور روز افزوں ترقی کا موجب بنائے اور اس کے نہایت عظیم الشان نتائج رونما ہوں۔ آمین اللّٰھم آمین۔

کلیکٹر کمشنروں کو اپنے احکام پر نظر ثانی کا اختیار

راولپنڈی یکم جنوری۔ صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے یہاں ایک آرڈی ننس نافذ کیا جس کے ذریعہ بے خانماں افراد کے دعاوی کی رجسٹریشن کے قانون مجریہ ۱۹۵۶ء میں ترمیم کر دی گئی ہے۔ ترمیم کے ذریعہ کلیکٹر کمشنر اور ایڈیشنل یا ڈپٹی کلیکٹر کمشنروں کو اپنے احکام یا اپنے منتقدین کے احکامات پر ایک مقررہ وقت کے اندر اور فریقین کو نوٹس جاری کرنے کے بعد نظر ثانی کرنے کا اختیار دیا گیا ہے

چیکوسلاویکیہ کا تجارتی وفد پاکستان آئیگا

پراگ ۲ جنوری۔ چیکوسلاویکیہ کا ایک تجارتی وفد کل یہاں سے ترکیہ، قبرص، ایران اور پاکستان کے دورے پر روانہ ہو گیا۔ اس وفد کی قیادت چیکوسلاویکیہ کے چیمبر آف کامرس کے چیئرمین مسٹر جرزٹ کر رہے ہیں۔

بھارتی فضائیہ کا نیا عہدہ

نئی دہلی ۲ر جنوری۔ بھارتی حکومت نے بھارتی فضائیہ میں وائس چیف آف سٹاف کا ایک نیا عہدہ قائم کیا ہے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ایئر وائس مارشل ڈی اے آرنند پہلے افسر ہیں جنہیں یہ

ملک کی خوشحالی کیلئے اسلامی نظریات کی پیروی ضروری ہے

صدر ایوب کا اعلان

کراچی ۲ر جنوری۔ صدر ایوب خان نے کہا ہے کہ پاکستان کا قیام اسلامی نظریہ پر عمل میں آیا اور پاکستان کی خوشحالی اور ترقی کا دارومدار بھی اسلامی نظریات پر کاربند رہنے میں ہے۔ صدر نے جو کل جامعہ تعلیم ملی ملیر کے دسویں سالانہ جلسہ میں تقریر کر رہے تھے کہا کہ حکومت کی تعلیمی اصلاحات کا مقصد اسلام کی روحانی اور اخلاقی اقدار کو سائنس سے ہم آہنگ کرنا ہے۔ ہمیں یورپ سے سائنسی علوم اور فنون کی تحصیل کے ساتھ ساتھ اسلامی ثقافت کے ورثہ کی بھی حفاظت کرنی ہے۔ صدر نے جامعہ تعلیم ملی کے طرز تعلیم پر اظہار مسرت کیا۔

لداخ میں چینی طیاروں کی بمباری

سرینگر ۲ر جنوری۔ چین کی فوج نے لداخ میں چوسل کے ہوائی اڈہ کے اطراف میں گولہ باری کی۔ یہ گولہ باری اتوار کو کی گئی۔ لیکن صرف پانچ منٹ جاری رہی۔ اور اس سے کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ بلیک کے پہاڑی علاقے میں چین اور بھارت کی فوجیں ایک دوسرے کے سامنے صف آراء ہیں لیکن کسی فائرنگ کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۶۲ء کی مختصر روئیداد

(بقیہ صفحہ ۵)

پھر کس طرح شدید مشکلات کے باوجود قدم قدم پر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت ہمیں حاصل رہی۔

آپ نے بتایا کہ جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ توفیق حاصل ہوئی کہ اس نے جرمن زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ شائع کیا دو مقامات پر خوبصورت مساجد تعمیر کیں۔ اور وسیع پیمانے پر اسلامی لٹریچر شائع کیا جس کے نتیجہ میں اب اس ملک کے مختلف مقامات پر نہایت مخلص احمدی جماعتیں موجود ہیں جن میں ہر طبقہ کے افراد شامل ہیں۔ یہ نومسلم احمدی اسلام کی خاطر ہر ممکن قربانی کرتے ہیں اور نہایت اخلاص کے ساتھ خدمت اسلام کرنے میں مصروف ہیں۔ آپ نے بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ جب سفر یورپ پر تشریف لے گئے تو حضور نے جرمن مشن کی کامیابی کو نہایت معجزانہ کامیابی قرار دیا۔ خود جرمن اخبارات بھی برملا اعتراف کرتے ہیں کہ احمدیہ مشن کی مساعی کی بدولت عیسائیت پسپا ہو رہی ہے اور اسلام کی عزت و وقار میں اضافہ ہو رہا ہے۔

آپ کی تقریر کے ساتھ پہلے دن کا دوسرا اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

امانت تحریک جدید کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امانت فنڈ تحریک جدید کے متعلق ارشاد فرمایا ہے کہ:-

"احباب سلسلہ اور اپنے مفاد کے مدنظر اپنا روپیہ امانت تحریک جدید کے فنڈ میں رکھوائیں۔ میں تو جب تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ تحریک جدید کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے۔ کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں۔"

احباب جماعت حضور کے اس ارشاد کے مطابق امانت تحریک جدید میں رقم جمع کروا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(افسر امانت تحریک جدید)

ضروری اعلان

بل ماہ دسمبر ۶۲ء ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دئے گئے ہیں۔ ان بلوں کی رقوم ۱۰ر جنوری ۶۳ء تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔

(مینیجر الفضل)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴